بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

بیان الفوائد

فی

حل شرح العقائد

تالیف

مولانا مجیب اللہ صاحب گونڈوی

استاذ دارالعلوم دیوبند

علم کلام میں علامہ تفتازانی کی شاہکار تالیف شرح عقائد نسفی کی ایک ایسی اردو شرح
جس میں عبارت حل کرنے کے ساتھ تمام مشکل بحثوں کو ممکن حد تک آسان کرنے کی کوشش کی گئی ہے

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

✆(061)-541093

وجادلهم بالتی هی احسن

بیان الفوائد

فی

حل شرح العقائد

حصہ ——— دوم

علمِ کلام میں علامہ تفتازانی کی شاہکار تالیف شرح عقائد نسفی کی ایسی اردو شرح جس میں عبارت حل کرنے کے ساتھ تمام مشکل بحثوں کو ممکن حد تک آسان کرنے کی کوشش کی گئی ہے

تالیف

مولانا مجیب اللہ صاحب گونڈوی

استاذ دار العلوم دیوبند

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

(061)-541093

لا دعاء هم ان النصوص ليست على ظواهرها، بل لها معان باطنية لا يعلمها الا المعلم، وقصدهم بذالك نفي الشريعة بالكلية، الحاد اي ميل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بالكفر لكونه تكذيبا للنبي عليه السلام فيما علم مجيئه به بالضرورة واما ما ذهب اليه بعض المحققين من ان النصوص مصروفة على ظواهرها، ومع ذالك فيها اشارات خفية الى دقائق تنكشف على ارباب السلوك، يمكن التطبيق بينها وبين الظواهر المرادة فهو من كمال الايمان ومحض العرفان۔

ترجمہ اور کتاب وسنت کے نصوص اپنے ظاہری معانی پر محمول کی جائیں گی، جب تک کوئی دلیل قطعی ان سے نہ پھیرے جیساکہ ان آیات میں جو بظاہر جہت اور جسمیت وغیرہ پر دلالت کرتی ہیں یہ نہ کہا جائے کہ یہ آیات، نصوص کے قبیل سے نہیں ہیں۔ بلکہ متشابہ میں سے ہیں اس لئے کہ ہم کہیں گے کہ یہاں نصوص سے مراد وہ معنیٰ نہیں جو ظاہر اور مفسر اور محکم کے مقابل ہے۔ بلکہ ایسا معنیٰ مراد ہے۔ جو نظم کے تمام اقسام کو شامل ہے، جیساکہ یہی متعارف ہے اور ان ظاہری معانی سے ایسے معانی کی طرف عدول کرنا جن کا اہل باطن یعنی ملاحدہ دعویٰ کرتے ہیں اور جنھیں باطنیہ کہا جاتا ہے ان کے دعوی کرنے کی وجہ سے کہ نصوص اپنے ظاہری معانی پر محمول نہیں ہیں بلکہ ان کے باطنی معانی ہیں۔ جنھیں معلم ہی جانتا ہے اور ان کا مقصد اس سے شریعت کی بالکلیہ نفی کرنا ہے۔ الحاد یعنی اسلام سے انحراف اور کفر سے لگاؤ ہے کیونکہ یہ نبی علیہ السلام کی ان باتوں میں تکذیب ہے جنھیں آپ کا لانا یقینی طور پر ثابت ہے رہی وہ بات جس کی طرف بعض محققین گئے ہیں کہ نصوص اپنے ظاہری معنیٰ پر محمول ہیں۔ اس کے باوجود ان میں ایسے دقائق کی طرف مخفی اشارات ہیں جو کہ ارباب سلوک پر منکشف ہوتے ہیں۔ ان دقائق اور ظاہری مرادی معانی کے درمیان تطبیق ممکن ہے۔ تو یہ کمال ایمان اور خالص عرفان کی بات ہے۔

تشریح اہل السنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ کتاب وسنت کے نصوص کو ان ہی معانی پر محمول کیا جائے جو لغت یا شرع سے معلوم ہوئے ہیں۔ جب تک ان کے خلاف پر دلیل قطعی نہ موجود ہو، مثلاً جن آیات سے باری تعالیٰ کے لئے جہت یا جسمیت ثابت ہوتی ہے ان آیات کے ظاہری اور لغوی معنی کے خلاف دلیل قطعی قائم ہے اس بناء پر ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہوگا لیکن جن نصوص کے ظاہری معنیٰ کے خلاف دلیل قطعی نہیں قائم ہے۔ ان کے ظاہری معنی کو چھوڑ کر ان کے معانی کو اختیار کرنا جن کے مراد ہونے کا باطنیہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کفر اور الحاد ہے کیونکہ ایسا کرنا نبی علیہ السلام کی تکذیب ہے۔

قولہ، لایقال الخ منشاءِ اعتراض معترض کا نص سے کے اصطلاحی معنیٰ مراد لینا ہے جو اصول فقہ والے مراد لیتے ہیں۔ اس لئے کہ اصول فقہ والے ظہورِ معنیٰ کے اعتبار سے کلامِ شارع کی چار قسمیں بیان کرتے ہیں۔ (١) نص (٢) ظاہر (٣) مفسر (٤) محکم۔ اسی طرح خفاءِ معنیٰ کے اعتبار سے بھی چار قسمیں بیان کرتے ہیں۔ (١) خفی (٢) مشکل (٣) مجمل (٤) متشابہ۔ شارح کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہاں نص سے اصطلاحی معنیٰ مراد نہیں، بلکہ مطلق کلامِ شارع مراد ہے۔ کلامِ شارع کو نص کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے مدلول کی صحت قطعی اور یقینی ہے اور لغت میں نص کے معنیٰ قطع ہیں۔

١٢٨ قولہ، وَاَمّا ماذهب الیہ الخ محققین صوفیاء کا مذہب یہ ہے کہ کتاب وسنت کے نصوص ظاہری معانی پر محمول ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ان میں ایسے لطائف کی جانب بھی اشارہ ہوتا ہے جو راہِ سلوک طے کرنے والوں پر منکشف ہوتے ہیں۔ اور یہ لطائف نصوص کے ظاہری معنیٰ کے منافی نہیں ہوتے۔ بلکہ ان لطائف اور نصوص کے ظاہری معنیٰ کے درمیان تطبیق ممکن ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے ارشاد "مِمّا رزقناهم ینفقون" کا ظاہری معنیٰ بھلائی کے راستہ میں مال خرچ کرنا ہے۔ لیکن صوفیاء نے اس کے ساتھ ما رزقنا سے روحانی نعمتوں کو بھی مراد لیا ہے اور آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ جو کچھ ہم نے انھیں انوارِ معرفت دے رکھا ہے۔ دوسروں پر اس کا فیضان کرتے ہیں۔ اس طرح کے لطائف حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر بیان القرآن کے حاشیہ پر لطائف السلوک کے عنوان سے تحریر فرمائے ہیں۔

وَردُّ النصوص بان ینکر الاحکام التی دلت علیها النصوص القطعیة من الکتاب والسنة کحشر الاجساد مثلاً کفر لکونه تکذیبًا صریحًا لله تعالیٰ وَرسوله علیه السلام فمن قذف عائشة بالزنا کفر، وَاستحلال المعصیة صغیرة کانت او کبیرة کفر اذا ثبت کونها معصیة بدلیل قطعی وقد علم ذالک مما مبق، والاستهانة بها کفر والاستهزاء على الشریعة کفر، لان ذالک من امارات التکذیب، وعلیٰ هذه الاصول یتفرع ما ذکر فی الفتاویٰ من انه اذا اعتقد الحرام حلالاً فان کانت حرمته لعینه وقد ثبت بدلیل قطعی یکفر، وَاِلّا فلا، بان یکون حرمته لغیره او ثبت بدلیل ظنی وبعضهم لم یفرق بین الحرام لعینه و لغیره، فقال من استحل حرامًا وقد علم فی دین النبی علیه السلام تحریمه کنکاح ذوی المحارم اوشرب الخمر او اکل المیتة او الدم او الخنزیر، من غیر ضرورة فکافر، وفعل هذه الاشیاء بدون الاستحلا